سندھی زبان کی مایہ ناز تفسیر

بدیع التفاسیر کا ایک تعارف

تحریر ـــ افتخار احمد سلفی

مدرس: جامعہ بحر العلوم السلفیہ میرپور خاص (سندھ)

قرآن کریم ایک ایسا بحر عمیق ہے جس میں رشد و ہدایت کے متلاشیوں نے خوب خوب غواصی کی۔ مگر یہ سمندر بے پایاں دولت و ثروت کی وجہ سے سب کے لئے اپنا دامن عطا و بخش پھیلائے ہوئے تھے۔ اصحاب عقل و بینش علم و فن سے لیس ہو کر اس بحر ناپید ا کنار میں اپنی کشتیاں ڈالتے رہے اور اپنی اپنی طلب و جستجو کے مطابق اس سے ہیرے' جواہرات نکال کر اپنے دامن علم کو بھرتے رہے مگر اس کی موجوں کی تلاطم خیزیاں اب بھی مسلسل اہل فکر کو دعوت نظارہ دے رہی ہیں اور ھل من سائل کا آوازہ بدستور گونج رہا ہے۔ آج تک دنیا کے اندر بے شمار تفاسیر لکھی جا چکی ہیں۔ بقول ع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

مگر کسی مصنف نے یہ نہ کہا کہ یہ تفسیر میری آخری تفسیر ہے کیوں کہ

جمیع الکلم فی القرآن لکن تقاصر عنہ افہام الرجال

اسی لئے امام رازی فرماتے ہیں

کل ما ذکرنا من لطائف القرآن قطرۃ من البحر

علامہ ابو محمد بدیع الدین راشدی "گلستان علم و ادب کا حسین پھول تھے وہ جب تک زندہ رہے اپنے وجود سے دنیا کو مستفید فرماتے رہے جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو اپنی تحقیقی و علمی تصنیفات سے آنے والی نسلوں کی رہبری و رہنمائی کا اہتمام کر گئے۔ ان کی تصانیف میں سے سب سے اہم تصنیف سندھی زبان میں بدیع التفاسیر ہے جس کے اندر شاہ صاحب نے مسائل کو کھول کھول کر واضح کیا ہے اور یہ تفسیر سندھی زبانوں میں سے

آج تک جتنی بھی تفاسیر لکھی جا چکی ہیں۔ ان میں منفرد حیثیت رکھتی ہے۔

بدیع التفاسیر لکھنے کا سبب؟

شاہ صاحب کی زبانی

"سندھی زبان میں بہت سے مفسرین کرام نے اپنی اپنی تفاسیر لکھیں مگر اس وقت ایک طرف تو علمی انحطاط اور دوسری طرف دہریت اور الحاد کا دور دورہ ہے اسلئے محسوس کیا جا رہا تھا کہ کوئی ایسی جامع تفسیر لکھی جائے جو خالص اور صحیح احادیث کی روشنی میں ہوں اور اسرائیلی نامعتبر قصص سے پاک ہوں اور سلف صالحین کے منہج پر ہوں۔"

اس تفسیر کا نام شاہ صاحب نے "بیان بے نظیر قرآن جو تفسیر" رکھا اور لقب اس کو بدیع التفاسیر دیا۔ شاہ صاحب سورۃ نحل تک پہنچے ہی تھے کہ زندگی نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور یہ کام ادھورہ رہ گیا اب تک بدیع التفاسیر کی ۶ جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں اور ایک مقدمہ ہے۔

مقدمہ انتہائی مضبوط اور مفصل ہے جو کہ ۴۳۳ صفحوں پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں شرعی اور تفسیری دقیق اصطلاحات کی وجہ سے استعمال کی گئی زبان عالمانہ اور فاضلانہ ہے جو کبھی کبھی عوامی سطح پر دشواری کا باعث بن سکتی ہے۔ مگر تفسیر میں سلیس سندھی زبان استعمال کی گئی ہے اور مقدمہ میں قرآن پاک کی فضیلت اور تلاوت کے آداب قرآن مجید کا نزول، ترتیب اور سورتوں، آیات، کلمات، حروف، سیپارے، اعراب، متواتر قرات اور مسلم تجوید کے علاوہ تفسیر کے ضروری احکام مفصل بیان کئے گئے ہیں۔

مقدمہ کے بعد پہلی جلد مکمل سورۃ فاتحہ کے بارے میں لکھی ہے جو کہ ۴۹۴ صفحات پر مشتمل ہے اس کا نام "احسن الخطاب فی تفسیر ام الکتاب" رکھا ہے۔ اس جلد میں سورۃ فاتحہ کی فضیلت شان نزول، سورۃ فاتحہ کے اسماء کی مکمل تشریح کے علاوہ کئی اور مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔

دوسری جلد جس کا نام "بشریٰ البدرۃ فی تفسیر البقرہ" رکھا ہے۔ سورۃ البقرۃ کی تفسیر تین جلدوں میں مکمل کی گئی ہے۔

پہلی جلد میں دس رکوع کی تفسیر ذکر کی گئی۔ دوسری جلد ۱۵ رکوع۔ تیسری جلد ۱۵ رکوع۔

شاہ صاحب نے سورۃ البقرہ کے تمام مسائل کو الگ الگ ایسے انداز میں ذکر کیا ہے کہ پڑھنے والا اس تفسیر سے بہت متاثر ہوتا ہے اور اس کے ہر مسئلہ کے ساتھ صحیح احادیث کا ذخیرہ بھی بیان کرتے تھے۔

سورۃ البقرہ کی تفسیر کے بعد پانچویں جلد سورۃ آل عمران پر مکمل ہے۔ جس کا نام "الآء الرحمن فی تفسیر آل عمران" رکھا گیا ہے۔ چھٹی جلد کا نام "النداء والدعاء فی تفسیر سورۃ النساء" رکھا ہے سورۃ النساء کی تفسیر میں عورتوں کے مسائل کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے اور علم مبشرات پر علمی بحث کی گئی ہے۔

چند خصوصیات: بدیع التفاسیر کی ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر مسئلہ میں قوی دلائل بیان کئے گئے ہیں اور فرق باطلہ کی بڑے ہی خوبصورت انداز میں تردید پیش کی گئی ہے اور ہر مسئلہ کے تحت صحیح احادیث باحوالہ ذکر کی گئی ہے اور ہر آیت کا گزشتہ آیات اور ہر سورت کا دوسری سورۃ سے ربط بیان کیا گیا ہے اور کہیں کہیں ایک ایک لفظ کی کتنی ہی لغت بیان کی گئی ہے۔

شاہ صاحب کا یہ ذخیرہ آخرت تھا جس کو وہ مکمل نہ کر سکے۔ اب اس کام کو مکمل کرنے کے لئے شاہ صاحب کے بڑے بیٹے محمد شاہ راشدی جس کی کنیت سے شاہ صاحب مشہور تھے نے ذمہ اٹھایا ہے کہ میں انشاء اللہ اس کام کو مکمل کروں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمت دیں تاکہ وہ اپنے والد کے مشن کو مکمل کریں۔

ویسے محمد شاہ راشدی صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت علم سے نوازا ہے صرف و نحو، ادب اور خصوصاً حدیث میں وہ ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اس وقت وہ کئی حدیث کی کتب کی

باقی صد ۴۳ پر